مستحقِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ کی نیت سے موبائل دینا

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری

فتوی نمبر: WAT-3077

تاریخ اجراء: 13ربیع الاول1446ھ/16ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مستحقِ زکوۃ کو پیسوں کی بجائے نیو موبائل لے کر دیا جاسکتا ہے؟ اگر دیا جاسکتا ہے تو موبائل خریدتے وقت زکوۃ کی نیت کی جائے گی یا مستحق کو موبائل دیتے وقت؟ اگر تحفہ کہہ کر دیا جائے تو دل میں اس وقت نیت کا ہونا ضروری ہے؟ شرعی رہنمائی فرمادیں تاکہ زکوۃ ادا ہوسکے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! مستحق شخص کو زکوۃ کی نیت سے نیو موبائل خرید کر اس کا مالک بنانے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی اور دل میں زکوۃ کی نیت کرنا ضروری ہے اگرچہ زبان سے تحفہ کہہ کر دیا جائے، اسی طرح فی نفسہ زکوۃ کی نیت کرنا ضروری ہے، چاہے موبائل خرید کر علیحدہ کرتے وقت نیت کی جائے یا شرعی فقیر کو موبائل کا مالک بناتے وقت، دونوں صورتیں درست ہیں، البتہ اگر زکوۃ کی نیت کیے بغیر، مستحق زکوۃ کو موبائل کا مالک کردیا تو اب نیت اس وقت تک درست ہوگی جبکہ موبائل اس شخص کی ملکیت میں باقی ہو۔ یہ یاد رہے کہ جتنے کا موبائل مارکیٹ ریٹ کے اعتبار سے ہوگا اتنی ہی رقم زکوٰۃ میں ادا ہوگی اوپر کے خرچے اس میں شامل نہیں ہوں گے۔

زکوۃ میں سامان دینے کے متعلق فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "زکوٰۃ میں روپے وغیرہ کہ عوض بازار کے بھاؤ سے اس قیمت کا غلّہ مکّا وغیرہ محتاج کو دے کر بہ نیت زکوٰۃ مالک کردینا جائز وکافی ہے، زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، مگر جس قدر چیز محتاج کی ملک میں گئی، بازار کے بھاؤ سے جو قیمت اس کی ہے وہی مجرا ہوگی، بالائی خرچ محسوب نہ ہوں گے۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص69، 70، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی اہلسنت (احکام زکوۃ) میں ہے "اگر کسی مستحق زکوۃ کو بنیت زکوۃ کپڑے، کتابیں، دوائیں یا گھریلو راشن وغیرہ لے کر دے دیا اور اسے ان اشیاء کا مالک بھی کر دیا تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔" (فتاوی اھلسنت (احکام زکوۃ)، ص 210، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے "ومن أعطى مسكينا دراهم وسماها هبة أو قرضا ونوى الزكاة فإنها تجزيه، وهو الأصح هكذا في البحر الرائق" ترجمہ: جس نے کسی مسکین کو ہبہ یا قرض بول کر دراہم دیئے اور نیت زکوۃ کی کرتا ہے تو اس کی زکوۃ ادا ہو جائے گی اور یہی صحیح ہے اسی طرح بحر الرائق میں ہے۔ (الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة، ج 1، ص 171، دار الفکر، بیروت)

زکوۃ کی نیت کے متعلق بہار شریعت میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "زکوۃ دیتے وقت یا زکوۃ کے لیے مال **علیحدہ کرتے وقت نیت زکوۃ شرط ہے**۔ نیّت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوۃ ہے۔۔۔ دیتے وقت نیّت نہیں کی تھی، بعد کو کی تو اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود ہے یعنی اس کی ملک میں ہے تو یہ نیّت کافی ہے ورنہ نہیں۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 886، مکتبۃ المدینہ)

اسی طرح فتاوی اہلسنت (احکامِ زکوۃ) میں ہے: "اگر زکوۃ دے رہے ہیں تو اس میں زکوۃ دینے کی نیت فی نفسہ ضروری ہے، چاہے فقیر کو دیتے وقت کی ہو یا جب **زکوۃ کے لیے مال علیحدہ کیا ہو اس وقت کی ہو**، ہاں زکوۃ دینے کے بعد ایک صورت میں نیت ہو سکتی ہے وہ یہ کہ دینے کے بعد یہ نیت کی کہ یہ زکوۃ ہے اور وہ مال فقیر کے پاس موجود ہے تو بھی ادا ہو جائیگی اور اگر فقیر کو زکوۃ دے چکے اور اس نے اس کو خرچ کر دیا اب نیت کی تو زکوۃ ادا نہ ہو گی۔" (فتاوی اھلسنت (احکام زکوۃ)، ص 158، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net